السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت پر فرضیت حج کے لیے اس کے ساتھ محرم کا ہونا بھی شرط ہے ، جیسے زاد دراحلہ یعنی اگر اس کے ساتھ جانے والا شوہر یا محرم موجود نہ ہو تو عورت پر حج فرض ہوگا یا نہیں؟

۔ اگر عورت بغیر محرم کے حج کر آئے تو کیا فرضیت حج ساقط ہو جائے گی یعنی پھر اگر کبھی محرم اس کے ساتھ جانے والا ہوا اور زاد دراحلہ بھی ہو تو اس پر حج فرض تو نہ ہوگا؟ ۲

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۔ امام احمد اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک عورت پر فرضیت حج کے لیے شوہر یا محرم کا موجود ہونا زاد دراحلہ کی طرح شرط ہے بغیر شوہر یا محرم کے وجود کے عورت پر حج فرض نہیں ہوگا لیکن اگر وہ بغیر محرم یا شوہر کے حج کو چلی جائے ا تو امام احمد کے نزدیک یہ حج اس کو کفایت کر جائے گا ۔

ان دونوں اماموں کے نزدیک عورت کے حق میں استطاعت مشروط فی القرآن سے مراد زاد و دراحلہ اور محرم کا مجموعہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتحج امراۃ الاومعہا محرم فقال رجل یا نبی اللہ انی کتتبت فی غزوۃ کذا وکذا الحدیث اخرجہ البزار عن ابن عباس قال الحافظ فی الدرایۃ واخرجہ الدار قطنی بنحوہ واسنادہ صحیح وہو فی الصحیحین من ہذا الوجہ بلفظ لاتسافر انتہی ، وقال فی الفتح صحح)) حدیث الدار قطنی ابو عوانۃ((

علامہ شوکانی کا میلان اسی قول کی طرف ہے کما لایخفی علی من طالع النیل ، امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک عورت کے لیے زاد دراحلہ کے ساتھ محرم یا شوہر کی ضرورت تو ہے لیکن جس عورت کا خاوند یا محرم موجود نہ ہو یا ہو لیکن ساتھ جانے سے انکار کر دے یا جانے سے عاجز و معذور ہو تو ایسی عورت دیندار ثقہ عورتوں کی جماعت کے ساتھ جو اپنے اپنے شوہروں یا محرموں کے ساتھ حج کو جا رہی ہوں چلی جائے ۔

ان دونوں اماموں کے نزدیک ثقہ دیندار عورت کی جماعت شوہر یا محرم کے قائم مقام ہو جائے گی ، یعنی جس عورت کو زاد دراحلہ پر قدرت ہو اور محرم یا شوہر موجود نہ ہو لیکن مومن ثقہ عورتوں کی جماعت عازم حج موجود ہے تو اس پر حج فرض ہو جائے گا ، غرض کہ ان کے نزدیک عورت پر فرضیت حج کے لیے محرم یا شوہر شرط نہیں ہے ۔ کما صرح ابن راشد والنووی وابن قدامۃ والبغوی والدردیر والبر سوقی وعیاض وغیرہم والیہ ذہب ابن حزم ، اس دوسرے مذہب پر نو دلیلیں پیش کی جاتی ہیں من شاء الوقوف علیہا فلیراجع المحلی ص ۵۰ ج ۷ لابن حزم والنیل للشوکانی والمغنی لابن قدامۃ والفتح للحافظ وقد اجاب عن بعضہا اصحاب القول الاول واغمضوا عن بعضہا لکونہا عقیمۃ عن الجواب ۔

میرے نزدیک دوسرا مذہب راجح ہے ، یعنی وہ عورت جو زاد دراحلہ پر قدرت رکھتی ہے تو لیکن اس کا محرم یا خاوند موجود نہ ہو ، وہ دیندار متقی عورتوں کے ساتھ جو اپنے شوہروں یا محرموں کی معیت میں حج کو جا رہی ہوں ، چلی جائے لوقوع اجماع الصحابہ فی عہد عمرؓ علی جواز سفر المرأۃ للحج من غیر زوج او محرم رہ گئی ، حضرت ابن عباسؓ کی مرفوع حدیث لاتحج امراۃ الاومعہا محرم تو اولاً یہ حدیث صحاح میں بجائے ، اس لفظ کے لاتسافر امراۃ کے لفظ کے ساتھ مروی ہے ، صرف بزار اور دار قطنی کی روایت میں لاتحج کا لفظ وارد ہے اور اس سند بقول حافظ اگر یہ صحیح ہے لیکن صحت سند صحت متن کو مستلزم نہیں ہے اور ثانیاً اگر یہ لفظ لاتحج محفوظ ہو تو اس کو نفلی حج پر محمول کریں گے لتجتمع الروایات (محدث دہلی ج ۱۰ ش ۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 08 ص 79

محدث فتویٰ